روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 124 | سوموار 3 صفر المظفر ۔1418ھ 9 احسان 1376 ہش 9 جون 1997ء

خدا کے فضل کے بغیر انسان غلطی سے بچ نہیں سکتا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے ایک ہی بیماری میں باریک در باریک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے انسان بڑا کمزور ہے غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ اکثراوقات تشخیص میں ہی غلطی ہو جاتی ہے اور اگر تشخیص میں نہیں ہوتی تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے۔ غرض انسان نہایت کمزور ہستی ہے غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا خدا تعالیٰ کا فضل ہی چاہئے اس کے فضل کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دافع بلیات تو صرف خدا تعالیٰ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 279)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اول وہ تکمیل علمی کرتے ہیں اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے کمال علم کا ثبوت کمال عمل سے ملتا ہے' تو پھر وہ بخل نہیں کرتے' بلکہ نیک باتوں کی نصیحت کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کو بھی اس حق کی دعوت کرتے ہیں' جو انہوں نے پایا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اعمال کی روشنی بھی دکھاتے ہیں۔ واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا' تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں' تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 123)

عملی قوتوں سے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دینی اور دنیوی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا ضروری ہے۔ شکر کے معنے صرف زبان سے ثناء کرنے یا شکریہ کے الفاظ ادا کرنے کے نہیں ہوتے۔ نیز شکر کے صرف یہی معنے نہیں کہ انسان کا دل محسن حقیقی کے انعامات کی یاد سے معمور ہو جائے۔ بلکہ انسان کو جو عملی قوتیں عطا کی گئی ہیں' ان عملی قوتوں سے بھی شکر ادا کرنا لازمی ہے۔ عملی قوتوں سے "انسان کے احسان" کے مقابلہ میں جو شکر ادا کیا جاتا ہے وہ تو احسان کا بدلہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک ایسی ہستی ہے جس کے احسانات کا بدلہ چکایا نہیں جا سکتا اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

پس جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے' شکر کے یہ معنے ہوں گے کہ اس نے ہمیں جو کچھ عطا فرمایا ہے' اس میں سے ہم اپنے عمل سے اس کے حضور ایثار کے رنگ میں یا ہم اپنے اعمال سے اس کے بندوں کی خدمت کی شکل میں یا عملاً ان حقوق کی ادائیگی کی صورت میں جو حقوق کہ اس نے ہم پر واجب قرار دیئے ہیں' شکر ادا کریں۔ وہ تو دینے والا ہے' لینے والا نہیں ہے۔ کیونکہ ہر چیز اسی کی ہے۔ لیکن انسان اس کے حضور (اپنی زبان کے محاورہ کے لحاظ سے) کچھ نہ کچھ پیش کرتا ہے ان شکلوں میں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اسی لئے کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہے:۔(-)

شکر گزاری کے ساتھ عمل کرو گویا شکر کے جذبات سے دل کو معمور کرنے کا یہاں ذکر نہیں یا زبان سے ثناء کرنے کا یہاں ذکر نہیں یا انسان جو مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار تسبیح و تحمید کرتے ہیں اس کا یہاں ذکر نہیں۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ اپنے عمل سے شکر ادا کرو۔ اسی لئے عربی کی لغت میں جوارح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے معنے بھی کئے گئے ہیں یعنی وہ تمام طاقتیں جو انسان کو دی گئی ہیں' ان کو ایسے رنگ میں استعمال میں لایا جائے کہ وہ گویا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا متصور ہو۔ جب تک عملاً اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا جائے اس وقت تک انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(از خطبہ 5۔جنوری 1973ء)

ooo

ضروری اعلان

○ قارئین کی خدمت میں ایک گزارش ہے کہ ادارہ "خالد" عنقریب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سیرت و سوانح پر ایک خصوصی شمارہ "ڈاکٹر عبدالسلام نمبر" نکال رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے کوئی واقعہ یا یاد یا مضمون ہو تو ہمیں ارسال کریں۔

کسی اخبار یا رسالے میں ڈاکٹر صاحب کے بارے میں کسی بھی قسم کا کوئی ذکر آیا ہو تو اس کی کٹنگ مع مکمل حوالہ ہمیں بھجوائیں۔ ڈاکٹر صاحب کی کوئی تصویر آپ کے پاس ہو تو ہمیں ارسال فرمائیں۔

اسی طرح اگر آپ خود نہیں لکھ سکتے لیکن آپ دوسرے دوستوں کو لکھنے کی ترغیب دلائیں۔

براہ کرم اس اعلان کے مطابق ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ کسی بھی قسم کی تحریر یا حوالہ وغیرہ ہمیں جون کے آخر تک پہنچا دیں۔ آپ کے تعاون کا انتظار رہے گا۔

(ادارہ خالد)

ایوان محمود 35460 ربوہ پاکستان

ٹریکنگ ایکسپی ڈیشن

گونڈوگورو۔ کنکارڈیا

1997ء

○ Venturers Club کے زیر اہتمام مورخہ 18۔ جولائی 97ء سے 14۔ اگست 97ء تک ایک ٹریکنگ ایکسپی ڈیشن گونڈوگورو کے راستہ کنکارڈیا (کے۔ٹو بیس کمپ) جا رہا ہے۔ شمولیت کے شائق حضرت محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب سے رابطہ کریں۔ شامل ہونے والے دوستوں کے اخراجات فی کس تقریباً پانچ ہزار روپیہ ہوں گے۔

چوہدری محمد علی

(صدر شعبہ ہائیکنگ مجلس صحت)

اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گناہ سے نجات محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور تصرف سے ملتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9- احسان 1376 ھش 9- جون 1997ء

اعلیٰ اخلاقی نمونے کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطبہ فرمودہ 29- نومبر 1996ء میں فرمایا۔

"اس دور کے جو تقاضے ہیں ان کے تعلق میں سب سے اہم تقاضا میرے نزدیک اس وقت اخلاق حسنہ کا تقاضا ہے۔ نہایت ہی اعلیٰ درجے کے اخلاق کی دنیا کو ضرورت ہے۔ اور اخلاق حسنہ دنیا سے مٹتے جارہے ہیں۔ محدود ہوتے چلے جارہے ہیں۔ وہ قومیں جو کبھی اپنے اخلاق کی وجہ سے سر اٹھا کر چلا کرتی تھیں جن کے دعوے تھے کہ ہماری گلیوں میں چوری کوئی نہیں۔ ہماری گلیوں میں بے ہودہ حرکتیں کوئی نہیں۔ انگلستان کا بھی ایک زمانہ میں برحق دعویٰ اور یہی دعویٰ تھا۔ مجھے یاد ہے جب میں طالب علم تھا تو ایک دفعہ ہیم سٹڈ ہیتھ کے کنارے چونکہ وہاں ایک پروگرام تھا جس میں دیر ہو گئی اور ٹیوب بند ہو چکی تھی اور ٹیکسی کی توفیق نہیں تھی اس وقت میں پیدل لندن بیت الفضل پہنچا ہوں۔ اور رات کے وقت کسی قسم کا کوئی خوف نہیں تھا۔ خاموش گلیاں۔ پر سکون گلیاں۔ اور صبح فجر کے وقت وہاں پہنچا اور وہاں (صبح کی عبادت) میں شامل ہو گیا۔ آرام کے ساتھ۔ یہ وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ راستے میں کوئی چور اچکا آئے گا اور پکڑے گا اور پولیس میں بھی ایسی شرافت اور مستعدی تھی کہ وہ بے وجہ دکھائی نہیں دیتی تھی۔ مگر جہاں ضرورت پڑے وہاں پولیس نکل آتی تھی کہیں سے۔ اب وہ حالات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب تو گلی گلی کا موڑ خطرناک ہو گیا ہے اب تو جوان کے دانش ور ہیں وہ شور مچا رہے ہیں کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ ہر قسم کا امن اٹھ گیا۔ بچوں کا امن اٹھ گیا۔ لڑکیوں کا امن اٹھ گیا۔ اپنے ماں باپ سے گھر میں بچوں کو خطرے ہیں۔ اور یہ خطرات بڑھتے چلے جارہے ہیں۔

پس اس دور کی کایا پلٹنی ہے تو اعلیٰ اخلاقی نمونوں سے پلٹی جائے گی۔ محض باتوں سے یہ عظیم کارنامہ جو آپ کے سپرد ہے یہ پورا نہیں ہو سکتا اس پر عمل ناممکن ہے"

حقیقت یہ ہے کہ یہاں انگلستان کا ذکر کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ بہت سے دوسرے ممالک تو پہلے ہی اخلاقی گراوٹ میں دھنس چکے تھے لیکن انگلستان جہاں کردار کی اعلیٰ قسم نظر آتی تھی وہاں بھی بہت سی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ انگلستان کے متعلق خاص طور پر یہ کہا جاتا تھا کہ پولیس آپ کو ڈرانے کے لئے نہیں آپ کی مدد کرنے کے لئے ہے اور جب آپ پولیس کی وردی میں کسی شخص کو ملبوس دیکھتے ہیں تو اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپ کی مدد کرے گا اور یقیناً وہ مدد کرتا تھا۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ پولیس صرف ضرورت کی جگہ پر اپنے آپ کو دکھاتی تھی۔ ورنہ اپنے آپ کو پس پردہ رکھتی تھی۔ اور گلیوں کا اور سڑکوں کا اور میدانوں کا امن اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ وہاں پر کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے خوف پیدا ہو۔ کوئی چور اچکا سامنے نہ آجائے کوئی آپ کی جیب نہ کاٹنے لگے۔ کوئی آپ پر ڈاکہ زنی نہ کرنے لگے۔ آپ بڑے اطمینان سے جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں جا سکیں۔ اب حالات انگلستان میں بھی بدل گئے ہیں اور دیگر ملکوں کا تو کہنا ہی کیا۔

یہ سب باتیں کردار سے تعلق رکھتی ہیں۔ دراصل کردار کا معیار گرا ہے تو اتنی خرابیاں در آئیں۔ کردار کا معیار بلند ہو جائے تو تمام لوگ امن کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

ہم اپنے ملک میں دیکھتے ہیں اخبارات کے صفحوں کے صفحے جرائم سے بھرے پڑے ہیں۔ سیاست کی خبریں تو ایک دو ہی ہوتی ہیں۔ باقی ساری خبریں کردار کی گراوٹ کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ سڑکیں محفوظ نہیں۔ گلیاں محفوظ نہیں۔ گھر محفوظ نہیں۔ بچے محفوظ نہیں۔ بچیاں محفوظ نہیں۔ سکولوں تک آنا جانا بھی محفوظ نہیں اور سکولوں کے بچوں کے ساتھ زیادتیاں خاصی عام ہوتی چلی جارہی ہیں۔ خواتین کے ساتھ جو زیادتیاں اخبارات میں پڑھنے کو ملتی ہیں ان سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عورتوں کو برہنہ کر کے گلیوں اور سڑکوں پر نچوایا جاتا ہے۔ دیواریں پھاند کر گھروں میں داخل ہو کر بچوں کے سامنے بڑی عورتوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ ان کی آبرو لوٹی جاتی ہے۔ اور ایسا کرنے والے دندناتے ہوئے فرار ہو جاتے ہیں اور کبھی قابو نہیں آتے۔

پس جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اس وقت زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اعلیٰ اخلاق پیدا کئے جائیں۔ اعلیٰ اخلاق کی باتیں تو ہوتی ہی رہتی ہیں تقریریں بھی ہوتی ہیں مضامین بھی لکھے جاتے ہیں اور کئی رنگوں میں تلقین بھی کی جاتی ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تلقین کرنے والے تقریریں کرنے والے مضامین لکھنے والے خود کس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کا اپنا کردار کیا ہے۔ جب ایک بہت بڑے مقرر سے پوچھا گیا کہ سٹیج پر آپ کچھ اور کہتے ہیں اور ویسے آپ کا کردار کچھ اور ہے تو انہوں نے اپنی زبان کو کُتّی تک کہہ کر اس بات کا اعتراف کیا کہ سٹیج پر کچھ اور ہوتا ہے اور نجی زندگی میں کچھ اور۔ جب تقریر کرنے والے۔ تلقین کرنے والے۔ نصیحت کرنے والے خود اپنے کردار کو بہتر نہ بنا سکیں تو لوگوں پر کیا اثر ہو گا۔ اس بات کے پیش نظر ہم میں سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگرچہ تقریریں اور تلقین کی دوسری صورتیں بھی ضروری ہیں لیکن یہ کافی نہیں۔ دوسروں کے اخلاق بہتر بنانے کے لئے اپنے اخلاق کا بہتر بنانا لازمی ہے۔ اچھے اخلاق والے انسان کو دیکھ کر لوگ اپنے اخلاق کو بھی اچھا بنالیں گے۔ اچھی بات کرنے والے کو اگر اس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو کوئی پذیرائی حاصل نہیں ہو گی۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو یہ چاہئے کہ اپنے کردار کو بہتر بنائے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرے اور دنیا کو راہ راست پر لانے کے لئے باتوں کے علاوہ کردار کو اہمیت دی جائے اور یہ کردار گھر سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ گلیوں سے بھی سڑکوں سے بھی میدانوں سے بھی اور کہا جا سکتا ہے کہ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اچھے کردار کا ہونا لازم نہ ہو۔ آپ کچھ ہی کر رہے ہوں آپ کا کردار آپ کی شخصیت کو سامنے لائے گا اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں اطمینان پیدا کرنے کا باعث بھی بنے گا۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ دانش ور بھی شور مچا رہے ہیں کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ لیکن یہ دیکھنے کی بات ہے کہ جو لوگ شور مچا رہے ہیں ان کا اپنا کردار کیا ہے وہ کیسے اعلیٰ اخلاقی نمونے پیش کرتے ہیں۔ شور مچانا بھی لازم ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شور مچانے سے زیادہ اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ضروری ہے۔ خدا کرے کہ ہمیں اس بات کی توفیق ملے کہ ہم اپنا بہتر نمونہ پیش کرتے ہوئے لوگوں کے اخلاق کو بہتر بنانے کا باعث بنیں۔ یہ بات ان کے لئے بھی مفید ہو گی اور ہمارے لئے بھی مفید ہو گی اور کہہ سکتے ہیں کہ اس کے پھیلاؤ کے مطابق دنیا کے دیگر حصے بھی استفادہ کر سکیں گے۔

پس اعلیٰ اخلاقی نمونہ نہایت ضروری ہے۔ امن و امان کے قیام کے لئے اور ذاتی اطمینان کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے اور ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اسی نیک نمونہ سے دوسرے لوگ بھی استفادہ کریں۔

میں نے دل کا نغمہ گا کر اپنا دل بہلایا
لیکن میرا طور طریقہ مجھ کو راس نہ آیا
میری باتوں سے ہر ایک کو ملتا ہے سُکھ چین
میں نے لوگوں کی باتوں پر کان دھرا' دکھ پایا

ابوالاقبال

فارسی منظوم کلام

بتاج و تختِ زمیں آرزو نمے دارم
نہ شوقِ افسرِ شاہی بدل مرا باشد

میں کسی زمینی تاج و تخت کی خواہش نہیں رکھتا نہ میرے دل میں کسی بادشاہی کا شوق ہے

مرا بس است کہ ملکِ سما بدست آید
کہ مُلک و مِلکِ زمیں را بقا کجا باشد

میرے لئے کافی ہے کہ آسمانی بادشاہت ہاتھ آجائے کیونکہ زمینی ملکوں اور جائیدادوں کو بقا نہیں ہے

حوالتم بفلک کردہ اند روزِ نخست
کنوں نظر بمتاعِ زمیں چرا باشد

جب کہ خدا نے مجھے روز اول سے آسمان کے حوالہ کر دیا ہے تو اب دنیاوی پونجی پر میری نظر کیونکر پڑ سکتی ہے

مرا کہ جنّتِ علیاست مسکن و ماویٰ
چرا بمزبلۂ ایں نشیب جا باشد

جب کہ میرا مسکن وماویٰ جنت ہے تو پھر میرا ٹھکانہ اس گڑھے کی کوڑی میں کیوں ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

میں کسی زمینی تاج و تخت کی خواہش نہیں رکھتا نہ میرے دل میں کسی بادشاہی تاج کا شوق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص جو خدا پرست ہے اور خدا کی منشا اور اس کی رضاء کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے وہ دنیوی مناصب اور عہدوں کی طرف نہیں دیکھتا اس کی صرف اور صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے خوش رہے اور اسی بات کو وہ اپنے لئے سب سے بڑی کامیابی سمجھتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ دراصل مجھے تو شوق یہ ہے کہ آسمانی بادشاہت میرے ہاتھ آجائے یعنی میں خدا تعالیٰ کا اس طرح ہو جاؤں اور وہ بھی میرا اس طرح ہو جائے کہ گویا اس کی میں نے رضا حاصل کر لی ہے۔ اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو انسان زمینی ملکوں اور جائیدادوں کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار ابدی اور دائمی ہے اور اس دنیا کی جائیدادیں اور ملکیتیں فنا ہونے والی ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے خود ہی مجھے آسمان کے حوالے کر دیا ہے۔ اور ایسا اس نے روز اول سے کیا ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آغاز زندگی ہی سے آپ کی نظر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف رہی۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے پیار کیا خدا تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے مطابق زندگی گزاری۔ فرماتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا مجھ سے یہ سلوک رہا ہے اس لئے یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں دنیا کی چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کروں اور میری نظر ان پر پڑے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی محبت تو حقیقی طور پر انسان کے لئے اعلیٰ جنت ہے اور جسے اعلیٰ جنت مل جائے پھر وہ اس دنیا پر کس طرح گر سکتا ہے جسے وہ جانتا ہے کہ یہ کوڑے کا گڑھا ہے۔ گویا کہ اس دنیا سے نظریں ہٹ جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ پر نظریں پڑنے لگتی ہیں اور خدا تعالیٰ بھی ایسے بندوں کو اپنا خاص بندہ بنا لیتا ہے۔ جس طرح حضرت صاحب نے اپنی کیفیت بیان فرمائی ہے۔ خدا کرے کہ ہمیں بھی اپنی استطاعت کے مطابق یہ کیفیت حاصل ہو۔ ہم اس دنیا کی چیزوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کا منشاء تلاش کریں اور اسی کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ر-س

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

"واقفین نو کی تیاری کے سلسلے میں ان کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔ وہ واقفین جو مختلف عوارض کا شکار رہتے ہیں اگرچہ بعض ان میں سے خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر غیر معمولی خدمت بھی سرانجام دے سکتے ہیں لیکن بالعموم صحت مند واقفین بیمار واقفین کے مقابل پر زیادہ خدمت کے اہل ثابت ہوتے ہیں اس لئے بچپن ہی سے ان کی صحت کی بہت احتیاط کے ساتھ نگہداشت ضروری ہے۔ پھر ان کو مختلف کھیلوں میں آگے بڑھانے کی باقاعدہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہر شخص کا مزاج کھیلوں کے معاملے میں مختلف ہے۔ پس جس کھیل سے بھی کسی واقف بچے کو رغبت ہو اس کھیل میں حتی المقدور کوشش کے ساتھ ماہرین کے ذریعے اس کو تربیت دلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ ایک ایسا مربی جو کسی کھیل میں مہارت رکھتا ہو محض اس کھیل کی وساطت سے لوگوں پر کافی اثر رسوخ قائم کر لیتا ہے اور نوجوان نسلیں اس کے ساتھ خاص طور پر وابستہ ہو جاتی ہیں۔ پس ہم تربیت کا کوئی بھی راستہ اختیار کریں۔ کیونکہ ہماری نیتیں خالص ہیں۔ اس لئے وہ راستہ خدا ہی کی طرف جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 1989ء)

ن-س

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

خاکسار کو تین دفعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس لندن سے خط وکتابت کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ تو اس طرح کہ حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب حکیم کی کتاب لائف آف محمدؐ جو محترمہ میری پرٹ ساقی کے والدین نے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے طبع کروائی تھی۔ (میری پرٹ کے والدین مغربی افریقہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے نمائندہ تھے۔) اس کتاب کو یوروبا زبان میں شائع کرنے کے لئے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے اجازت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ خاکسار نے انہیں لکھا کہ ہم ترجمہ کروا کر اس کتاب کو شائع کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے ایک رقم کا مطالبہ کیا جو میرے خیال میں اس لئے کسی قدر زیادہ تھی کہ یہی کتاب جب ایک اور زبان میں ترجمہ کروائی گئی تھی تو کم معاوضہ دینا پڑا تھا۔ لیکن آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے مجھے لکھا کہ پہلے جس زبان میں یہ کتاب ترجمہ ہوئی ہے اس کا حلقہ محدود ہے اور جس زبان میں اب آپ ترجمہ کروا کے شائع کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خاصی وسیع ہے۔ اس لئے اس کا معاوضہ بھی پہلے ترجمے کی نسبت زیادہ رکھنا پڑا۔ بہرحال ہم نے وہ معاوضہ ادا کیا اور حضرت حکیم صاحب کی کتاب جو مغربی افریقہ میں خاص طور پر نائیجیریا کے مغربی حصے میں بہت مقبول تھی اسے یوروبا میں ترجمہ کروا کے تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

دوسرا رابطہ اس طرح پیدا ہوا کہ جب خاکسار اسلامیہ کالج لاہور کا طالب علم تھا ہمارے ایک لیکچرار ایس۔ ایف۔ محمود انگریزی کے استاد تھے۔ بعد میں تدریس چھوڑ کر فوج میں چلے گئے اور افسانہ نویس بھی بن گئے اور انہوں نے چند ایک کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان کی ایک کتاب Story of Islam جو افریقہ کے متعلق تھی آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کی۔ جب یہ کتاب میں نے دیکھی تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ اس کتاب میں احمدیہ جماعت کا ذکر نہیں کیا گیا جو اس کتاب کی ایک بہت بڑی خامی تھی۔ چنانچہ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کو خط لکھا۔ یہ خط 18۔ اگست 1961ء کو لکھا گیا تھا اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی گئی۔ کہ ان کی شائع کردہ کتاب میں ہماری جماعت کا ذکر ہونا چاہئے تھا لیکن نہیں ہوا۔ چنانچہ انہوں نے میرے اس خیال کو ایس۔ ایف محمود صاحب تک پہنچایا۔ ان کا جواب ملنے پر 4۔ اکتوبر 1961ء کو مجھے خط لکھا کہ ہم نے آپ کا خط جو آپ نے ایک کتاب میں احمدیہ جماعت کا ذکر نہ ہونے پر لکھا تھا مصنف کو بھیجا تھا۔ مصنف نے اس خیال کا اظہار کیا ہے (اور ہم اس سے متفق ہیں) کہ ایک مختصر سی کتاب میں احمدیہ جماعت کا ذکر کرنا کسی قدر مشکل تھا۔ اس لئے یہ ذکر نہیں کیا گیا۔ بہرحال آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہم نے اس کتاب کو سراہا ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس میں احمدیہ جماعت کا بھی ذکر ہوتا۔

تیسرا موقعہ پاکستان کے لفظ اور اس کے مفہوم سے متعلق تھا۔ 15 ستمبر 1948ء کو ایک روزنامہ دی ڈیلی سروس نے What is Pakistan کے عنوان سے اداریہ لکھا اور میرے مضامین اور خطوط اور خبروں سے متاثر ہوتے ہوئے پاکستان کا بہت اچھے رنگ میں ذکر کیا۔ اس کے بعد ایک اور روزنامہ ویسٹ افریقن پائلٹ نے 48-9-17 کو اپنے ایک اداریے کا عنوان "In Defence of Pakistan?" دفاع پاکستان رکھا۔ اس اداریے کی انہیں اس لئے ضرورت پیش آئی کہ اس اخبار کے مالک جو کہ دیگر چار اخبارات کے بھی مالک تھے اور پریس لارڈ کہلاتے تھے (بعد میں آزادی ملنے پر آپ صدر مملکت کے عہدے پر فائز ہوئے) کو میں نے خط لکھا کہ آپ کے اخبارات پاکستان کا لفظ غلط طریق پر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے خط میں کنسائز آکسفورڈ ڈکشنری کے ایڈنڈا صفحہ 1491 کی طرف توجہ دلائی۔ اور اسی موضع پر اپنے اخبار میں ایک اداریہ بھی شائع کروا دیا۔ اس اداریے میں انہوں نے لکھا کہ پاکستان کے متعلق کنسائز آکسفورڈ ڈکشنری نے بھی یہی لکھا ہے اور انگریزی دان لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ پاکستان مذہب یا ثقافت یا کسی اور وجہ سے ملک کی تقسیم کا نام ہے۔ گویا کہ لوگ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اس اداریے میں ڈیلی سروس کے اداریے کا بھی ذکر کیا گیا اور میرا بھی۔ چنانچہ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کو خط لکھا کہ آپ کی کنسائز آکسفورڈ ڈکشنری میں ایڈنڈا میں صفحہ 1491 پر پاکستان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو یہ بات نہیں لکھنی چاہئے تھی۔ یہ تو مجھے یاد نہیں کہ ان کا خط کتنی دیر بعد مجھے ملا لیکن اس کے بعد کنسائز آکسفورڈ ڈکشنری کے کسی ایڈیشن میں بھی یہ بات نہیں لکھی گئی گویا کہ انہوں نے شرافت کا ثبوت دیتے ہوئے اور مجھ سے اتفاق کرتے ہوئے اس بات کو اپنی ڈکشنری کے ایڈنڈا سے خارج کر دیا۔

یہ تین مواقع نائیجیریا میں پیش آئے اور یہاں اس لئے بیان کر دیئے گئے ہیں کہ ایسی باتیں ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔ مثلاً پاکستان کے متعلق اس سلسلے میں جو خط و کتابت ہوئی وہ پاکستان کی ایک اہم خدمت گردانی جا سکتی ہے۔

○○○

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شئے میں چاہے طاقت بھر دیوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف

نسیم سیفی

ایک کتاب کی کہانی

AḤMADIYYAH

A Study in Contemporary Islām
on the West African Coast

HUMPHREY J. FISHER

کتاب کا نام ہے "احمدیت مغربی افریقہ کے ساحل پر موجودہ اسلام کے تناظر میں احمدیت کا ایک مطالعہ"۔ اور کتاب کے مصنف ہیں۔ ہمفر ۔ جے ۔ فشر یہ ان کی ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے اور اس مقالے کے بعد انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی تو ڈاکٹر ہمفرے جے فشر بن گئے۔ اس کتاب کو آکسفورڈ یونیورسٹی کی برانچ نائیجیرین انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ اکنامک ریسرچ نے شائع کیا۔ کتاب کے دیباچے میں سپاس نامے کے طور پر انہوں نے لکھا ہے کہ ٹیلو رائیڈ ایسوسی ایشن آف کارنل یونیورسٹی اور لنکن کالج آکسفورڈ دونوں نے مل کر ان کے لئے اس مطالعہ کو انگلستان میں شروع کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سینٹ ا-ستھونی کالج آکسفورڈ نے اس مطالعہ کے ابتدائی مراحل کے لئے کچھ رقم مختص کی۔ کلونیل سوشل سائنس ریسرچ کونسل نے اس بات کا انتظام کیا کہ وہ مغربی افریقہ کا دورہ کر سکیں اور جب وہ مغربی افریقہ پہنچے تو نائیجیرین انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ اکنامک ریسرچ نے ان کی خاصی امداد کی۔ انہوں نے ان سب اداروں کا شکریہ ادا کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ انفرادی طور پر جن احباب نے ان کی مدد کی ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ وہ ان کے نام گنوانے سے قاصر ہیں۔ البتہ آکسفورڈ کے استاد پروفیسر کرک وڈ آف سینٹ ا-ستھونی اور ڈاکٹر زسٹرن آف آل سولز کے وہ خاص طور پر ممنون ہیں۔ اسی طرح پروفیسر سویٹ مین آف سیلی اوک برمنگھم کے بھی جنہوں نے اس مقالے کے پہلے دو ڈرافٹ کو بنظر غور پڑھا اور اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی فیملی کا بھی ممنون ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں تمام احمدیوں کا پاکستانی اور افریقن (مغربی افریقہ) کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہر طرح میری مدد کی۔

ہمفری فشر کے متعلق نائیجیریا کے اخبارات میں 1958ء میں یہ اعلان ہوا تھا کہ وہ اس مطالعے کے لئے عنقریب آنے والے ہیں چنانچہ وہ آئے اور ابادان یونیورسٹی میں ان کے قیام کا انتظام کیا گیا۔ ابادان لیگوس سے تقریباً 120 میل کے فاصلے پر ہے وہاں پہنچنے کے بعد جب وہ لیگوس آکر مجھ سے ملے تو انہوں نے 8 نومبر 1958ء کو ابادان واپس جاکر مجھے شکریہ کا خط لکھا۔ لیگوس میں جو احمدیہ جماعت کا مقامی مرکز ہے ان سے بڑی مفید گفتگو ہوئی جس کے وہ باقاعدہ نوٹ لیتے رہے۔ اس سلسلے میں احمدیہ جماعت کی تاریخ تعلیمی مساعی اور انتظامی امور زیر بحث آئے۔ ابادان واپس جاکر انہوں نے جو پہلا خط لکھا اس میں یہ بھی بتایا کہ وہ عنقریب غانا جانے والے ہیں اور واپس آکر پھر وہ لیگوس آئیں گے اور مزید باتوں کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔ انہوں نے نائیجیریا کے علاوہ غانا اور سیرالیون کا بھی دورہ کیا۔ تمام پاکستانی مربیوں سے ملے اور اسی طرح متعدد مقامی عہدہ داروں سے بھی۔ ہمارے مشنوں کی اکثر برانچیں انہوں نے جاکر دیکھیں۔ تمام سکولوں کا معائنہ کیا۔ سکولوں کے معائنے میں اگرچہ بعض دقتیں بھی پیش آئیں مثلاً وہاں پہنچنے کے لئے بعض اوقات سمندری سفر کرنا پڑا اور ایک حصہ سائیکل پر اور ایک حصہ ٹرکوں پر لیکن انتہائی لگن کے ساتھ انہوں نے تمام سکولوں کا معائنہ کیا اور معلومات حاصل کیں۔ جہاں تک انتظامی امور کے متعلق معلومات کا سوال ہے انہوں نے نہ صرف عہدیداروں سے بلکہ غیر عہدیداروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ ہمارے ایک جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور اسی طرح ہماری ایک مجلس شوریٰ میں بھی انہیں پورا وقت موجود رہنے کا موقعہ دیا گیا۔

جب وہ اپنا مقالہ ختم کر چکے تو واپس آکسفورڈ پہنچ کر بھی انہوں نے خط و کتابت جاری رکھی۔ اس کے بعد انہیں عمان بھیجا گیا جہاں انہوں نے یو این او کی طرف سے ملنے والی اشیاء تقسیم کیں۔ زرقاء میں اپنا کام جاری رکھتے ہوئے وہ مجھے خط لکھتے رہے۔ میرے اور ان کے تقریباً چالیس خطوط میرے پاس اب بھی موجود ہیں۔ انہوں نے نائیجیریا سے واپس جاکر اپنا مقالہ مکمل کر لیا تو نائیجیرین انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ اکنامک ریسرچ یونیورسٹی کالج ابادان کے ڈائریکٹر آر۔ ایچ۔ باربیک کو اس کی کاپی ارسال کی کہ اس کی اشاعت سے قبل وہ مجھے دکھا کر میری رائے حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے 25 مارچ 1960ء کو یہ مقالہ مجھے بھیجا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں اسے بنظر عمیق دیکھ کر اپنی رائے سے مطلع کروں۔ 13-اپریل 1960ء کو ہمفرے فشر کا خط زرقاء اردن سے مجھے ملا۔ مقالے کے متعلق اپنی رائے دیتے ہوئے میں نے انہیں بعض غلطیوں کی طرف توجہ دلائی تھی اور یہ بھی لکھا کہ جس طرح آپ سمجھتے ہیں کہ یہ مقالہ عیسائی مشنوں کے کام آئے گا میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس سے (خدا نے چاہا تو) پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

جب میں نے ان کے مسودے کا تنقدی جائزہ انہیں بھجوایا تو انہوں نے 27 ستمبر 1961ء کو زرقا (اردن) سے اپنے خط میں مجھے لکھا "میں آپ کا انتہائی طور پر ممنون ہوں کہ آپ نے میرے سوالات اور میری گزارشات پر مسلسل توجہ دی۔ افسوس ہے کہ مغربی افریقہ کے کسی اور دوست نے میرے اس مسودے کے متعلق کچھ نہیں لکھا اور مجھے ڈر ہے کہ بعض غلطیاں اس وجہ سے شائع ہو جائیں کہ ان کے ازالہ کے لئے انہوں نے توجہ نہیں دلائی۔ میں یہاں انتہائی طور پر مصروف ہوں اور چونکہ میرے جملہ کاغذات انگلستان میں ہیں اس لئے میں ان باتوں پر جو آپ نے لکھی ہیں پوری طرح غور نہیں کر سکا۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان سب امور کے متعلق تحقیقات کروں گا اور کوشش کروں گا کہ اس کتاب میں کوئی غلط بات نہ شائع ہو جائے۔

آپ نے یہ باتیں اپنے خط محررہ 4 مئی 1961ء میں مجھے لکھی ہیں۔ چالیس کے قریب میری اور ان کی خط و کتابت کا جو میں نے ذکر کیا ہے، اس میں احمدیت کے متعلق متعدد امور پر بحث کی گئی ہے۔ بعض جگہ ناموں کی املاء کا ذکر ہے بعض جگہ عقائد کا ذکر ہے اور بعض جگہ انہوں نے احمدیت کی تاریخ کے متعلق کچھ سوال پوچھے ہیں۔ بہرحال انہوں نے یہ ساری کتاب مجھ سے مشورہ کرتے ہوئے لکھی۔ اگرچہ انہوں نے لکھنی تو اپنی ذہنی کیفیت کے مطابق ہی تھی لیکن پھر بھی خاصی حد تک اسے کامیاب کوشش کہا جا سکتا ہے۔ اس کتاب یا اس مقالے کے لکھنے کے بعد جب وہ زرقاء سے واپس آئے تو انہیں سکول فار اورینٹل سٹڈیز لندن میں استاد مقرر کیا گیا۔ وہاں سے وہ مغربی افریقہ اے لیول کے امتحان کے وائیوا کے لئے وہ آیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی موجودگی میں بھی وہاں آئے اور ان سے انہوں نے خاصی علمی گفتگو کی۔ (کچھ سال ہوئے انہوں نے ایک اور کتاب غلامی کے متعلق لکھی) جو مجھے ریویو کے لئے بھیجی۔ میں اس وقت تحریک جدید میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔

اگرچہ اس کتاب (یعنی احمدیت- انکا مقالہ) کی یہاں تو فراہمی کا کوئی انتظام نہیں ہے لیکن اگر کسی قاری کو کسی لائبریری سے یہ کتاب ملے تو ضرور مطالعہ کریں اس میں مغربی افریقہ میں احمدیت کی تاریخ اور ترقی کا حال ملے گا۔ ڈاکٹر ہمفرے فشر دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اور جب حضرت امام جماعت الرابع امامت کے منصب پر فائز ہوئے تو ان کا مجھے خط ملا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے موجودہ امام ہمارے سکول میں بھی داخل رہے ہیں۔ اگر آپ ان کا بایو ڈاٹا ہمیں بھیج دیں تو ہم بڑے فخر کے ساتھ اسے اپنے ہاں محفوظ رکھیں گے۔ چنانچہ خاکسار حضرت صاحب سے ملا اور جو معلومات آپ نے فراہم کیں وہ میں نے اس کتاب کے مصنف ہمفرے فشر کو بھجوادیں۔

OOO

یادرفتگان

چوہدری شبیر احمد وکیل المال اول

مکرم محمد رشید ارشد

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید رقم فرماتے ہیں۔

تحریک جدید کے سلسلہ میں خاکسار کو جماعتوں میں اکثر دورے کرنے پڑتے ہیں ان دوروں میں جو مخلصین اپنی قابل قدر خصوصیات کے باعث دل پر ایک گہرا نقش چھوڑ جاتے ہیں ان میں سے ایک مخلص دوست مکرم محمد رشید صاحب ارشد ہیں پشاور جاتے ہوئے راستے میں نوشہرہ کے مقام پر ان سے کبھی ان کے در دولت پر اور کبھی بینک میں ملاقات کا شرف حاصل ہوتا۔ ہر ملاقات میں پر خلوص مہمان نوازی کا اہتمام کرنا ان کا خصوصی وصف تھا۔

عندالملاقات ان کی بعض خوبیاں جو ظاہر ہوئیں ان میں سے ایک یہ کہ اپنے بچوں کو مرکز کے بزرگوں کا احترام کرنے کی تلقین فرماتے اور خدمت دین کے جذبہ کو ابھارتے۔ ایک مرتبہ خاکسار کو پشاور جانا تھا اور وہاں کچھ ایسا کام تھا جس کا مجھے صحیح علم نہ تھا کہ کہاں ہونا ہے تو برادرم ارشد صاحب نے اپنا ایک نوجوان بچہ میرے ساتھ پشاور تک روانہ کیا جو مجھے منزل مقصود پر پہنچا کر واپس نوشہرہ چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں اچھی شکل و صورت سے نوازا تھا اس پر ان کی خوش پوشی اور نفاست طبع سونے پر سہاگہ کا کام دیتی تھی۔ وہ اپنے محکمہ میں بھی بڑے مقبول تھے۔ میرے دل میں ان کی محبت ان کے واقف زندگی بھائی محترم مولانا محمد شفیع اشرف کے ناطے بھی تھی۔ ارشد صاحب بھی عاجز سے بھائیوں جیسی محبت رکھتے تھے۔ ان کی وفات سے دل کو بے حد صدمہ ہوا مگر خدا تعالیٰ کے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم کلام الٰہی تحریر فرماتے ہیں۔

عاجز محترم ارشد صاحب کو کئی حوالوں سے جانتا ہے وہ ہمیشہ ہی جماعت کے مخلص ورکر رہے ہیں اور جماعتی کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ ان کی نوشہرہ جماعت کی صدارت اور انصار اللہ کی زعامت علیا کے زمانہ میں ان کی جماعت کے دوروں پر جانے کا موقعہ ملتا رہا وہ ہمیشہ ہی تعاون کا ہاتھ بڑھاتے رہے ہیں اور مرکزی نمائندگان سے احباب جماعت کو بہتر رنگ میں مستفید ہونے کا موقع فراہم کرتے رہے ہیں۔

مرکزی مہمانوں کی مہمان نوازی میں ان کے بیوی بچے بھی نمایاں کردار ادا کرتے رہے ہیں اور ہر رنگ میں ان کی خدمت کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے رہے ہیں۔ اپنے دوستوں کی ہر قسم کی خدمت کرنے کو سعادت سمجھتے تھے ہمیں بھی ان کی دوستی سے کئی مواقع پر استفادہ کرنے کا

باقی صفحہ 5 پر

سید منصور احمد بشیر- مربی سلسلہ

محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ

میری والدہ سیدہ محمودہ بیگم اہلیہ سید محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر حضرت بانی سلسلہ کے ایک قدیمی رفیق ڈاکٹر غلام دستگیر کے گھر 1907ء میں پہلی اولاد کے طور پر پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹر غلام دستگیر کے بڑے بھائی سید حضرت محمد اشرف صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کی وفات پر حضرت امام جماعت الثانی نے جو الفاظ حضرت سید محمد اشرف صاحب اور ڈاکٹر سید غلام دستگیر کے متعلق خطبہ جمعہ 5 ستمبر 1952ء میں کہے وہ درج ذیل ہیں۔

"سید محمد اشرف صاحب ریٹائرڈ کلرک بھی وفات پا گئے ہیں۔ (-) موصی تھے۔ اس لئے کراچی میں بطور امانت دفن کئے گئے۔ ان کی طبیعت تیز تھی اور قریباً سب احمدی دوست انہیں جانتے ہیں۔ ان کی عادت تھی کہ وہ ہر جگہ بول پڑتے تھے۔ اطلاع دینے والے نے تحریر کیا ہے کہ وہ پرانے احمدی تھے۔ مگر یہ درست نہیں۔ وہ پرانے احمدی نہیں تھے۔ لیکن اپنے اخلاق کی وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی ایسے رنگ میں گزاری کہ پرانے احمدی بن گئے۔ ان کے بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ان سے پہلے کے احمدی تھے۔ اور سید محمد اشرف ان دنوں سخت مخالف تھے۔ مجھے یاد ہے 1905ء میں میری آنکھوں میں ککرے پڑے ہوئے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ نے مجھے علاج کے لئے لاہور بھجوا دیا۔ جہاں پر میرے کئی آپریشن ہوئے۔ میر محمد اسماعیل صاحب ان دنوں وہاں ہاؤس سرجن تھے۔ میر صاحب کو رہنے کو جو جگہ ملی تھی ان کے ساتھ ایک نوکر خانہ تھا۔ اس میں ایک آدمی آتا جاتا تھا۔ شام کو آتا اور صبح کو چلا جاتا۔ میں نے میر صاحب سے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کا نام غلام دستگیر ہے۔ ڈاکٹری میں پڑھتے ہیں۔ یہاں رہتے ہیں۔ اور یہیں اپنا کھانا وغیرہ پکاتے ہیں۔ ان کے بھائی سخت مخالف ہیں اس لئے انہیں سخت دقت ہے۔ پس اصل میں ڈاکٹر صاحب ان سے پہلے احمدی تھے۔ ہاں جب یہ احمدی ہوئے تو ان میں اتنا جوش پیدا ہو گیا کہ ہر مجلس اور ہر کام میں حصہ لیتے تھے۔ اس لئے لوگ انہیں پرانا احمدی سمجھتے تھے۔"

میری والدہ سیدہ محمودہ بیگم کی پانچ بہنیں تھیں اور بھائی کوئی نہ تھا۔ والدین چونکہ بچپن میں فوت ہو گئے اس لئے آپ کے تایا سید محمد اشرف صاحب نے سب بہنوں کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ اور سب کی شادیاں بھی کیں۔ والدین کی وفات کے وقت آپ کی عمر 12 سال کی تھی۔ باقی پانچوں بہنیں چھوٹی تھیں۔ آپ کی شادی آپ کے والد کی خواہش کے مطابق سید محمد اقبال حسین صاحب سے ان کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کے میاں آپ کے قریبی رشتہ دار بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات لڑکیاں اور تین لڑکے دیئے۔ ان سب کی شادیوں کے بعد آپ 1987ء میں اسی (80) سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں آپ کے پانچ بچے بچیاں اس وقت جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک بیٹی نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کیا ہے اور فضل عمر ہسپتال میں میٹرن کے طور پر کام کر رہی ہیں اور خاکسار مربی ہے۔ ایک بیٹے لمبے عرصے سے ادارہ الفضل میں شامل ہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں رفقائے حضرت بانی سلسلہ کی اولادوں سے بیاہی گئیں اور ایک جماعت کے دیرینہ خادم حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کے گھر ان سب کی اولاد اور اولاد در اولاد جن کی تعداد 100 کے قریب ہے اب مخلص احمدی گھرانوں میں پرورش پا رہی ہے ان میں سے چار کو وقف نو میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ آپ کے بچوں اور آگے بچوں کی اولاد کو پاکستان کے علاوہ انگلستان، جرمنی، کینیڈا امریکہ اور افریقہ کے علاوہ بعض دوسرے ممالک میں بھی خدمت سلسلہ کی توفیق ملی ہے۔ اس سے یقیناً آپ کی روح عالم برزخ میں سکینت حاصل کر رہی ہو گی۔ اپنے چھوٹے دو بیٹوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدائش سے پہلے خواب میں بتا دیا تھا۔

آپ کی شادی 1920ء کے دہاکا کے شروع میں ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد یعنی 1937ء میں آپ کے میاں نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قادیان کے مرکزی حصہ جو آجکل احمدیہ محلہ کہلاتا ہے میں مکان بنا کر آپ کو وہاں بھجوا دیا اور 1947ء تک خود باہر رہے اور وقتاً فوقتاً کرتار پور ضلع جالندھر سے جہاں آپ ڈی بی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اپنے بیوی بچوں کو ملنے کے لئے آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کی اس قربانی کو قبول فرمایا۔ چنانچہ آپ کی ساری اولاد نے مذہبی ماحول میں پرورش پائی۔ ان میں سے کئی ایک مختلف جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں خدمات بجالا رہے ہیں۔

آپ قادیان میں لجنہ اماء اللہ کی فعال منتظمہ رہیں۔ اپنے حلقہ بیت الفضل کی صدر کے طور پر کام کیا۔ آپ حضرت ام طاہر کے پاس لجنہ کے کاموں کے لئے کثرت سے جاتیں اور ان کے ساتھ مل کر کام کرتیں۔ پاکستان بننے کے بعد ایک دفعہ جب کہ اس بات کو تیس چالیس سال کا عرصہ گزر چکا تھا تو آپ حضرت امام رابع کو ملنے کے لئے گئیں۔ آپ کو دیکھ کر حضرت صاحب نے فرمایا میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ آپ ہمارے گھر آیا کرتی تھیں۔ اسی وجہ سے حضرت صاحب کی بہنوں سے آپ کا تعلق رہا۔ لجنہ کے کام کی وجہ سے خاندان حضرت بانی سلسلہ کی کئی دوسری بزرگ خواتین سے بھی آپ کے قریبی تعلقات تھے۔ جو پاکستان بننے کے بعد بھی قائم رہے تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول ص 363 پر آپ کا نام بطور سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ بیت الفضل درج ہے۔

پاکستان آنے کے بعد آپ کے میاں کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر جاب مل گئی۔ چنانچہ 1947ء سے 1954ء تک آپ وہاں رہیں۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو صدر لجنہ کی حیثیت سے منظم کیا اور ہمہ وقت وہاں کی عورتوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت خصوصاً کلام الٰہی کی تعلیم میں مشغول رہیں۔ صحیح تلفظ پر زور دیتیں اور ترجمہ تشریح آسان اور اچھوتے انداز میں بیان کرتیں۔ 1954ء میں آپ کے میاں ریٹائر ہو گئے۔ چنانچہ آپ اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ ربوہ تشریف لے آئیں اور آپ کے میاں جاب کے سلسلہ میں کچھ عرصہ باہر رہے۔ ربوہ کے مختلف محلوں میں آپ لجنہ کا کام کرتی رہیں اور 60 کے دہاکے کے شروع میں دارالعلوم غربی میں اپنے بڑے لڑکے کے مکان میں منتقل ہو گئیں اور کئی سال تک محلہ دارالعلوم غربی کی صدر لجنہ کے طور پر کام کیا۔ 1939ء کے جوبلی سال میں آپ کو سیکرٹری حلقہ ہونے کے لحاظ سے تعریفی سند ملی۔

آپ کو کلام الٰہی پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ آپ نے سکول کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اپنے شوق اور خصوصاً قادیان کے علمی ماحول میں رہنے کی وجہ سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ ربوہ میں میں نے خود دیکھا کہ پچاس کے دہاکے میں جب کہ بابرکت ایام سخت گرمیوں میں آتے تھے۔ آپ پرانی قسم کا گول برقعہ جو ہر طرف سے بند ہوتا ہے۔ پہن کر سخت ترین گرمی میں درس سننے کے لئے دارالصدر غربی سے بیت مبارک جاتیں۔ اور بڑھاپے کے باوجود روزے رکھتیں اور اکثر اعتکاف بیٹھتیں۔ آپ سے آپ کے اپنے خاندان کے بچوں کے علاوہ بیسیوں دوسرے بچوں نے کلام الٰہی ناظرہ اور باترجمہ پڑھا۔ بہت سے ایسے لوگ جنہوں نے آپ سے کلام الٰہی ناظرہ اور باترجمہ پڑھا اکثر ملنے پر اس کا ذکر کرتے اور آپ کے لئے دعاگو رہتے ہیں۔

قادیان میں حلقہ بیت فضل میں آپ کے گھر کو عورتوں کے لئے عبادت کا مرکز بھی بنایا گیا آپ نے اپنی ایک بھانجی کو اس کے والدین کی وفات کے بعد چھوٹی عمر سے اپنے ساتھ رکھا اور ایک معزز احمدی گھرانے میں اس کی شادی کی۔ آپ کے دس بچوں اور بچیوں میں سے اکثر موصی ہیں۔ آپ کے چہیتے اور سب سے بڑے نواسے سید تبسم حسین کو نمایاں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ ان کی وفات گلگت میں ایک حادثہ میں جبکہ وہ وہاں قائمقام ڈپٹی کمشنر گلگت کے طور پر کام کر رہے تھے 1980ء میں ہوئی آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع نے 18 جون 1980ء کے الفضل میں ان کے لئے ایک نمایاں تفصیلی نوٹ شائع کروایا اور آپ کی جماعتی خدمات اور دینی جذبہ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔

تقسیم ہندوپاک کے موقعہ پر آپ کے خاندان کو ایک عظیم حادثہ سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ کے میاں کے بڑے بھائی سید احمد حسین صاحب پٹیالہ میں رہتے تھے۔ وہاں ان کے چار نوجوان بیٹوں کو ان کے افراد خاندان سمیت شہید کر دیا گیا۔ ان کے بڑے بیٹے کے دو بچوں (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) کو جو بچ گئے آپ نے اپنے بچوں کی طرح پالا اور پڑھایا۔ حالانکہ آپ خود کثیرالعیال تھیں اور تقسیم برصغیر پاک و ہند کے بعد کے مشکل حالات میں سے آپ کا خاندان بھی گزر رہا تھا۔

مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ اعزہ سے مل کر اور ان کی مہمان نوازی سے بہت خوش ہوتیں۔ جماعت کے کارکنان اور مربیان وغیرہ کی مہمان نوازی بھی دلی خوشی سے کرتیں۔ آڑے وقت میں اپنوں اور غیروں کی یکساں مدد کرتیں اور ان کی ضرورت پورا کرنے کے لئے اپنا آرام وقت اور پیسے ہر چیز دلی خوشی سے قربان کر دیتیں۔ آپ نے اپنی اولاد کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے حتی المقدور کوشش کی۔

چار بیٹیوں اور ایک بھانجی کو جسے آپ نے پالا تھا قادیان میں مڈل تک تعلیم دلائی۔ باقی بچوں نے یہاں آکر میٹرک اور ایف اے تک اور تین نے گریجوایشن اور ان میں سے ایک لڑکی نے ایم اے کیا۔ خاکسار نے جامعہ سے شاہد اور پھر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ چونکہ آپ کے میاں ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے اس لئے بعض رشتہ دار اپنے بچے گرمیوں کی چھٹیوں میں آپ کے گھر بھیج دیتے بعض تو کئی سال رہے۔ آپ نے ان سب کو بہت ہی محبت اور پیار سے رکھا۔

پاکستان بننے کے بعد اپنے رشتہ داروں کے علاوہ چند دوسرے احمدی خاندانوں کی بھی بھرپور مدد کی۔ ان کے بچوں کو پڑھانے میں خاص طور پر کوشاں رہیں۔ اب انہی خاندانوں کے نونہال بڑے بڑے عہدوں پر ہیں اور جماعتی خدمات بھی سرانجام دے رہیں۔ آپ نے آخری بیماری کا عرصہ بہت خاموشی اور صبر سے گزارا۔ ہر وقت تسبیح کرتیں۔ یادداشت بہت کمزور ہونے کے باوجود عبادت کو نہ بھولتیں احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کے ساتھ اس تحریر کو ختم کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور آپ کی اولاد اور آگے ان کی اولاد نیز وہ لوگ جنہیں آپ نے کلام الٰہی پڑھایا ہمیشہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر دعائیں کرتے رہیں اور جماعت کی خدمت کی توفیق پائیں۔ آمین

OOO

بقیہ صفحہ 4

موقعہ ملا۔ اور جماعتی لحاظ سے مفید کام ہوتے رہے۔

دعا کے مضمون کو وہ خوب سمجھتے تھے اور اپنی اور بزرگوں کی دعاؤں سے استفادہ کرنے کے مواقع پیدا کرتے رہتے تھے اور انہی دعاؤں کا پھل تھا کہ وہ کئی بار مشکلات سے بحفاظت نکل آتے تھے۔ اپنی بیگم اور بچوں کی دینی تربیت کے لئے کوشاں رہتے تھے اور انہیں مرکزی پروگراموں کے لئے بھجواتے رہتے تھے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ان کے بچوں کو باپ کے نقش قدم پر چل کر خدمات سلسلہ کی خوب خوب توفیق دے آمین۔

محمد منور

آم کے ضرر رساں کیڑے

آم کا تیلہ آم کا تیلہ سارا سال پردار حالت میں باغات میں موجود رہتا ہے۔ ماہ فروری میں اس کی مادہ ان کھلے پھولوں اور تازہ پتوں کی بافت میں انڈے دیتی ہے۔ ایک مادہ اپنی زندگی میں تقریباً دو سو انڈے دیتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک بڑی دوسری چھوٹی۔ بڑی قسم کا بالغ 2 یا 3 ملی میٹر ہوتا ہے۔ مخروطی شکل اور مٹیالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ چھوٹی قسم کے بالغ 1.5 ملی میٹر لمبے اور قدرے گہرے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بڑی قسم کے بچوں کا رنگ مٹیالہ زرد چھوٹی قسم کے بچوں کا رنگ زردی مائل اور زیادہ چست ہوتے ہیں۔ یہ کیڑا ایک لیس دار مادہ خارج کرتا ہے۔ جس پر بعد میں سیاہ رنگ کی الی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پتوں کا خوراک بنانے کا عمل متاثرہ ہوتا ہے۔

علاج ارتھن یا میتھا میڈو فاس کا سپرے کریں۔

آم کی گدھیڑی بالغ مادہ بے پر اور چپٹی شکل کی ہوتی ہے۔ اور جسامت تقریباً 2-1-1 انچ اور جسم پر سفید سفوف سا ہوتا ہے۔ ہر بالغ پردار چاکلیٹی رنگ کا گھریلو مکھی سے چھوٹا ہوتا ہے۔ انڈے شلجم کے بیج سے مشابہ اور زمین میں 2 تا 6 کی گہرائی تک دبے جاتے ہیں۔ مادہ مئی جون میں درختوں سے اتر کر پودے کے نیچے انڈے دیتی ہے۔ جہاں وہ 5 سے 6 ماہ تک پڑے رہتے ہیں۔ دسمبر کے آخر میں ان سے بچے نکل کر درختوں پر چڑھنے لگتے ہیں۔ بلوغت تک مادہ کو 125 دن اور نر کو 120 تک درکار ہوتے ہیں۔ مادہ کا جسم سفید سفوف سے ڈھکا ہوتا ہے۔ یہ بچے تین حالتوں سے گزرنے کے بعد بالغ ہوتے ہیں۔ اس سے نقصان یہ ہے بالغ اور بچے دونوں درخت کی نرم شاخوں کونپلوں اور بور سے رس چوستے ہیں۔

جس کی وجہ سے پتے سوکھنے لگتے ہیں۔ پھول مرجھا کر جھڑ جاتے ہیں۔ اور چھوٹے پھل گر جاتے ہیں۔

علاج 1۔ میتھا میڈا فاس کا سپرے کریں۔ یا ارتھن کو پودے کے نیچے ڈال دیں۔

2۔ مٹی کا تیل اور ڈیزل ملا کر سپرے کریں اس سے فوری موت واقع ہو جائے گی۔

3۔ پودے کے تنے پر بند لگائیں۔ اس طرح سے آنذر کا تیل ایک کلو اور گندہ بروزہ ایک کلو دونوں کو ملا کر خوب گرم کریں اور اس کا بند لگائیں۔ اس سے گدھیڑی پودے پر نہیں جائے گی۔

آم کی مکھی آم کے پھل پر دو قسم کی مکھیاں حملہ کرتی ہیں۔ دونوں اقسام کا رنگ سرخی مائل بھورا اور انڈے دینے والی چھوٹی اور اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ ایک قسم کی مکھی کی گردن پر لمبے سرخ زرد رنگ کی دو لکیریں جبکہ دوسری قسم کی مکھی پر لکیریں نظر نہیں آتیں۔ مادہ مکھی اپنے انڈے پھل میں سوئی چبھو کر اس کے اندر دیتی ہے۔ ان انڈوں سے 4 یا 5 دن میں بچے نکل آتے ہیں۔ اگر پھل کو کاٹ کر دیکھا جائے تو سفید رنگ کی بہت سی سنڈیاں نظر آتی ہیں۔ اس کی افزائش مارچ سے نومبر تک جاری رہتی ہے۔

علاج۔ ارتھن کا سپرے کریں۔ (شدید حملہ کی صورت میں) صرف ڈیلٹافوس کا سپرے کریں۔

ایک قسم کی کیڑے آم کے پتوں پر چھوٹی رسولیاں دونوں سطحوں پر چھوٹے چھوٹے گول گول دانوں یا رسولیوں کی طرح کے ابھار سے پیدا کر دیتے ہیں۔ جب یہ کیڑے انڈے دینے کے لئے پتوں کی سطح پر ڈنگ چبھوتے ہیں۔ تو ساتھ ہی کچھ ایسا زہر ملا مادہ خارج کرتے ہیں۔ جو پتوں کے اندرونی خلیوں میں غیر معمولی ورم پیدا کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ رسولیاں پتوں کی سطح پر ابھر آتی ہیں۔ اور ان رسولیوں کے اندر ہی اندر ان کیڑوں کے بچے غذا حاصل کر کے پرورش پاتے ہیں۔ اور باریک سوراخ بنا کر نکل آتے ہیں۔

علاج۔ سپرا سائیڈ کا سپرے کریں۔ یا تھائیوڈان کا سپرے کریں۔

آم کا سکیل مادہ سکیل جسم مومی چھلکوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ یہ جسامت میں 1.5 تا 2 ملی میٹر کے ہوتے ہیں۔ اور نر سکیل مادہ کی نسبت چھوٹا ہے۔ پتوں اور نرم ٹہنیوں پر بھاری تعداد میں نرم گول نازک مومی چھلکوں کی مانند ہوتے ہیں۔ زیادہ حملہ کی صورت میں پتے خشک ہو جاتے ہیں۔ اور پودا کمزور ہو جاتا ہے۔ کیڑے کی مادہ خول کے نیچے چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے انڈے دیتی ہے۔ جس سے 7 یا 8 دن میں بچے نکلتے ہیں۔

علاج سپرا سائیڈ کا سپرے کریں۔ یا تھیال پراتھیان کا سپرے کریں۔ زیادہ حملہ کی صورت میں میڈاکس کا سپرے کریں۔

گڑوواں (Borer) یہ کیڑا تقریباً 2 انچ لمبا اور 3/4 انچ چوڑا ہوتا ہے۔ اس کا جسم مضبوط اور زردی مائل ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں اور مونچھیں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ پروں پر مٹیالے رنگ کے نشان اور انڈے سے تازہ نکلی ہوئی سنڈی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اور سنڈی کے جسم پر چھوٹے چھوٹے کانٹے سے ہوتے ہیں۔ مکمل سنڈی 3 انچ تک لمبائی کو پہنچ جاتی ہے۔ پردار کیڑا چھوٹی شاخوں کی چھال اور شگوفوں کو کھاتا ہے۔ مگر زیادہ نقصان کا باعث گڑوواں سنڈیاں ہوتی ہیں۔ جو درختوں اور شاخوں میں سوراخ کرکے ان کو اندر سے کھا کر کھوکھلا یا ختم کر دیتی ہیں۔ اس سے پودا ایک دم ختم نہیں ہوتا بلکہ کئی سالوں تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

علاج پوٹاشیم سانسائیڈ 2 گرین فانٹا کسن / ڈینٹیا کی گولی سوراخ میں ڈال کر منہ بند کر دیں۔

گڑوواں (Borer) علاج الفا سایپرسٹرین تھائیوڈان کے سپرے سے بھی فائدہ ہوگا۔

موسم گرما میں آبپاشی اس موسم میں چونکہ پتوں کی سطح سے پانی بخارات کی صورت میں بھی ضائع ہوتا ہے۔ مئی جون کے مہینوں میں خاص طور پر درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اس لئے خاص طور پر ان دنوں میں آم کے باغات کو سات سے دس دن بعد پانی دینا چاہئے اگر آم کے باغات میں فصلیں کاشت کی گئی ہوں تو ایسی صورت میں پانی زیادہ مقدار میں دینا ہوگا۔

موسم سرما میں آبپاشی اس موسم میں آم کے پودوں کو پانی کی ضرورت نسبتاً کم ہوتی ہے۔ لیکن پودوں کی جڑوں کے گرد زمینی رطوبت کی موجودگی ان کی بقاء کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ان ایام میں اگر بارش نہ ہو تو باغ کو مہینہ میں ایک بار پانی دینا چاہئے۔

کہر کے ایام میں آبپاشی موسم سرما میں آم کے چھوٹے اور بڑے پودوں کو سردی سے بچانے کے لئے کہر کی متوقع راتوں میں باغ کو آبپاشی کر دینی چاہئے کیونکہ اس سے زمین کا درجہ حرارت نقطہ انجماد تک نہیں گرتا۔ آم کا پودا کافی حد تک محفوظ رہتا ہے۔

موسم بہار میں آبپاشی اس موسم میں زمین میں زیادہ گہرائی تک پانی ہونا مفید ہے۔ کیونکہ طبعاً آم کے لئے گہری میرا زمین زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ آم کے پودوں میں پھول نکلنے سے قبل باغ سیراب کر لینا سود مند ہے۔ اگر بارش ہو جائے تو پھل بہت کم لگتا ہے۔ کیونکہ زردانہ بارش کے پانی کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے۔

ریتلی زمین میں آبپاشی ریتلی زمین میں چونکہ پانی کا نکاس زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی زمین پر زیادہ دیر تک پانی محفوظ نہیں رہتا ایسی زمین کو پانی جلدی اور تھوڑا تھوڑا دینا چاہئے۔

طریقہ آبپاشی آم چونکہ اپنی سیدھی جڑ کی وجہ سے گہری اور زرخیز زمین پسند کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پانی اس طرح دیا جائے کہ جڑوں کی گہرائی تک پہنچ سکے اس لئے جہاں تک ممکن ہو آم کے باغات میں پانی کا نکاس بہتر ہو۔

ترمیم شدہ سسٹم

Modified Basil System

اس طریقے سے چھوٹے پودوں کی ہر دو قطاروں کے درمیان ایک نالی بنالی جاتی ہے۔ اور پودوں کے گرد دور بنا کر انہیں نالی سے ملا دیا جاتا ہے۔

کھلا پانی دینا Flood System

اس طریقے سے آم کے بڑے پودوں کو پانی دیا جاتا ہے۔ یعنی کھیت کو ہموار کر کے تین برابر حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ہر حصے کو علیحدہ علیحدہ کھلا پانی لگایا جاتا ہے۔

آم کے باغات کی موسمی حالات کے پیش نظر آبپاشی کرنی ہو گی شروع میں چار سال تک پانی زیادہ دینا ہو گا۔ نوعمر پودوں کو زمین اور موسم کی نمی کے پیش نظر پانی دیا جائے۔ ماہ اکتوبر کے بعد پودوں کو پانی کی مقدار کم کر دی جائے۔ تاکہ آم کے درخت کی نباتاتی نشوونما کم اور بور کے بننے میں اضافہ ہوا۔ اس طرح پھل بننے کے بعد زیادہ اور وقتاً فوقتاً آبپاشی سے پھل کا سائز بڑھنے میں مدد ملتی ہے۔ اور کچا پھل ٹوٹ کر گرنے کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔

آموں کی بار آوری میں بے قاعدگی اور اس کا حل

اگر آم کا پودا ایک سال تو بہت پھل دیتا ہے اور دوسرے سال بہت کم پھل دیتا ہے۔ آم کی اس عادت کو الٹرنیٹ بیرنگ Alter Nate Bbaring کہتے ہیں۔ آم کی کچھ اقسام ایسی بھی ہیں جن میں خود زیرگی (Pollunation) نہیں ہوتی اس لئے زردانہ (Pollen) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے پیداوار کافی حد تک متاثر ہوتی ہے۔ اس میں مناسب اور متوازن خوراک پودے کی اہم ضرورت ہوتی ہے۔

دراصل آم کی ایسی اقسام بھی ہیں۔ جو وراثتی طور پر بے قاعدہ بار آور ہوتی ہیں۔ مثلاً طوطا پری۔ فضلی تیموریہ اور کچھ اقسام ایسی ہیں۔ جو باقاعدہ ثمر آوری موروثی صلاحیت پر ہے۔ یعنی سنگلاخی۔ نیلم۔ اگر آم کے باغات میں ملی جلی اقسام کے پودے اکٹھے نہ لگائے جائیں تو بے قاعدہ ثمر آوری ہوتی ہے۔ اس طرح بعض اقسام کے درمیان باہمی زیرگی (Crosspollination) پیداوار میں اضافہ باعث بنتی ہے۔ اگر ایک سال زیادہ پھل آنے کی صورت میں اگر اس سال کچھ پھل شروع میں ہی مصنوعی طریقے سے گرا دیا جائے آئندہ سال بھی پودے کو مناسب مقدار میں پھول لگیں گے اور بہت پیداوار ہو گی اگر پودا نباتاتی بڑھوتری کی طرف مائل ہوتا نظر آئے تو اس کو خوراک بند کرنی پڑے گی۔ تاکہ وہ پھول لانے کی طرف بھی مائل ہو۔ نائٹروجن اور کاربوہائیڈریٹ کے درمیان عام طور پر 10-1 کی نسبت ہونی چاہئے۔ اگر یہ توازن نہ رہے۔ تو پودے کی نشوونما اور بار آوری کے درمیان توازن نہیں رہتا۔

1۔ نائٹروجن کی زیادہ مقدار پودے کو نباتاتی بڑھوتری کی طرف لے جائے گی۔ اس پر پھول اور پھل کم لگیں گے۔

2۔ نائٹروجن میں کمی کی صورت میں پودے پر اگرچہ پھول زیادہ نظر آتے ہیں۔ مگر بعد میں گر جاتے ہیں۔ اور پھل کم لگتا ہے۔ یہ علامت نائٹروجن کی کمی اور کاربوہائیڈریٹ کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31162 میں محمد آصف مجید شیراز ولد عبدالمجید قوم راجپوت کمبوہ پیشہ تعلیم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/815 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد آصف مجید شیراز طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیب احمد بٹ وصیت نمبر27819 گواہ شد نمبر2 محمود احمد بھٹی وصیت نمبر27770۔

مسل نمبر31163 میں محمد شفیع ولد خیر دین قوم چٹھہ پیشہ زراعت عمر70 سال بیعت 1922ء ساکن چک نمبر147/ر-ب چوڑی ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-1-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ 13 ایکڑ واقع چک نمبر147/ر-ب چوڑی ضلع فیصل آباد مالیتی-/650000 روپے۔ 2- مکان برقبہ 3 کنال واقع چک نمبر 147/ر-ب چوڑی ضلع فیصل آباد مالیتی -/200000 روپے۔ 3- زرعی رقبہ 100 ایکڑ واقع چک نمبر R-B-8/18 ضلع خانیوال مالیتی-/5000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/110000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیع چک نمبر147/ر-ب چوڑی ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 قمر اعجاز چٹھہ نائب امیر ضلع خانیوال گواہ شد نمبر2 خدا بخش صدر جماعت احمدیہ چک نمبر139/ر-ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر31164 میں خیام بشیر ولد بشیر احمد قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نعمت کالونی نمبر2 فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خیام بشیر مکان نمبر6 گلی نمبر1 نعمت کالونی نمبر2 کوہ نور نگر فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طارق سیکرٹری جائیداد پیپلز کالونی نمبر1 فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد طفیل سرہندی زعیم انصار اللہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔

مسل نمبر31165 میں کلیم احمد ولد شیخ سلیم احمد خالد قوم شیخ پیشہ سٹوڈنٹ عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-5-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ کلیم احمد 29 خیابان کالونی نمبر2 ذیشان روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر1 لئیق احمد طارق سیکرٹری جائیداد پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد طفیل سرہندی زعیم انصار اللہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔

مسل نمبر31166 میں طیب احمد طاہر ولد میاں محمد یوسف قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طیب احمد طاہر X/7-27 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر1 لئیق احمد سیکرٹری جائیداد پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 محمد طفیل سرہندی زعیم انصار اللہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔

مسل نمبر31167 میں خاور بشیر ولد بشیر احمد قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نعمت کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خاور بشیر 1-ST-6.H نعمت کالونی نمبر2 فیصل آباد گواہ شد نمبر1 لئیق احمد طارق پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد طفیل سرہندی زعیم انصار اللہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 9-جون 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔
1-30 درس کلام الٰہی- (نمبر3) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھیئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ (نمبر 1)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- دست کاری نمائش 1997ء لجنہ اماء اللہ جام پور۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھیئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 97-6-8۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ (نمبر 1)۔
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر3)- 1996ء- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن۔
12-30 بیت بازی۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس والی بال (فائنل)
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھیئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

درخواست دعا

○ مکرم مستری رانا سفیر احمد صاحب ابن مکرم رانا حبیب احمد صاحب کا ٹھگڑی گوٹھ احمد آباد اسٹیٹ سندھ کا ہرنیا کا اپریشن ہوا تھا جو کہ شوگر کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکا چند دنوں سے شدید بیمار ہیں اور کراچی ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب سے کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم عبدالجلیل صاحب ابن مکرم مولوی عبدالمجید صاحب آف کراچی وصیت نمبر 20516 کا 94-93ء سے دفتر ہذا کے ساتھ کوئی رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو موصی کے ایڈریس کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 6

3- اگر کمزور پودے کو زیادہ پھل لگیں تو یہ علامت ظاہر کرتی ہے کہ پودے میں نائٹروجن اور کاربوہائیڈریٹ دونوں کم ہیں اس سے پھول گر جائیں گے۔

4- جس سال پھل کم لگے اس سال پھل توڑنے کے بعد اگست ستمبر میں 80 کلو گرام فی پودا گوبر کی کھاد ڈال کر گوڈی کریں۔ اور پانی لگائیں۔ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ گوبر کی کھاد بعض اوقات زمین کے اندر کیڑے بھی پیدا کر دیتی ہے۔ جنوری کے شروع میں 3 کلوگرام امونیم سلفیٹ اور 5 کلوگرام سپر فاسفیٹ فی پودا ڈال کر زیادہ مقدار میں پانی لگایا جائے۔

5- جس سال پودے پھل زیادہ لائیں۔ اس سال پھل توڑنے کے بعد اگلے سال جنوری کے شروع میں سپر فاسفیٹ اور پوٹاشیم دی جائے۔ اس طریقہ کو 4 سے 5 سال تک دہرایا جائے۔ جب تک پودے ہر سال موسم گرما کے اوائل میں پھوٹ کرنے کی عادت نہ ڈال لیں۔

OOO

خبریں

ربوہ : 7- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 3 درجے سنٹی گریڈ

○ دہشت گردوں نے لاہور بار کے سابق جنرل سیکرٹری غلام مصطفیٰ کو لاہور میں ریواز گارڈن میں قتل کر دیا۔ وہ اپنے بیٹے کو سکول چھوڑنے آئے تھے اور واپس جانے ہی لگے تھے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے عقب سے اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ گولیاں شیشے اور کار کی باڈی کو توڑتی ہوئی ان سے آ لگیں۔ مقتول سپاہ محمد کے رہنما کے مقدمات کی پیروی کر رہے تھے۔ تاہم دھمکی آمیز فون ملنے پر ان مقدمات کی پیروی چھوڑ دی تھی۔ ڈبل سواری پر پابندی کے خلاف جلوس میں بھی شامل ہوئے تھے۔

○ غلام مصطفیٰ جعفری کی ہلاکت کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حملہ آور تربیت یافتہ تھے۔ ایک ہی گولی جان لیوا ثابت ہوئی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارتی وزیراعظم کے گن گانے والے حکمران احتساب سے نہیں بچ سکیں گے۔ کشمیر اور پاکستان کے خوددار عوام سودا نہیں کرنے دیں گے۔ حکومت امن وامان قائم کرنے، معیشت سدھارنے اور کرپشن اور بیروزگاری کا خاتمہ کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ نواز شریف کی بات درست ہے کہ انہیں راتوں کو نیند نہیں آتی۔ جب تک بینکوں کا 22۔ ارب واپس نہیں کرتے سکون نہیں ملے گا۔

○ بجٹ سے پہلے پنجاب میں پراپرٹی ٹیکس دوگنا کر دیا گیا ہے۔ ٹیکس کا اطلاق ان مالکان پر ہوگا جو اپنی ملکیتی اراضی پر خود قابض ہیں رہائشی، کاروباری، صنعتی اور دوسری نوعیت کی تمام جائیدادیں زد میں آ گئی ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت دفاعی بجٹ کم کریں۔ انہوں نے کہا کہ توقع ہے کہ بھارتی وزیراعظم آئی کے گجرال بھی میری اس پیشکش کا مثبت جواب دیں گے۔ اب پاک بھارت دشمنی ختم ہو جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر سے پاک بھارت دونوں فوجیں ہٹالی جائیں۔ بھارت سے کہا ہے کہ وہ خیر سگالی کے لئے مقبوضہ کشمیر سے پہلے فوجیں ہٹالے۔ ایل ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے تعمیر و ترقی کی بجائے پیسہ دفاعی بجٹوں پر لگا دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں بھارت جا کر اور گجرال پاکستان آ کر کرکٹ میچ دیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑنے کا وقت نہیں ہمیں ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہئے۔ اور اس بات کا تجزیہ کرنا چاہئے کہ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ بھارت میں کوئی غلط کام ہو تو پاکستان الزام لگا دیتا ہے۔ پاکستان اپنے ملک کے بم دھماکوں کے لئے بھارت کو موردالزام ٹھہرا دیتا ہے۔ ہمیں اپنی سوچ بدلنی چاہئے۔

○ 110۔ کروڑ روپے واپس کرنے کی یقین دہانی پر ہاشوانی کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ سے خارج کر دیا گیا۔ صدرالدین ہاشوانی کے خلاف فوجداری مقدمے کے اخراج کا معاملہ چند روز میں طے ہو جائے گا۔ اٹارنی جنرل نے ہائی کورٹ کو بتایا کہ وہ اس سلسلے میں وفاقی حکومت سے ہدایات حاصل کریں گے۔ عدالت نے کہا مقررہ تاریخ تک درخواست دہندہ اور حکومت کے درمیان راضی نامہ ہو گیا تو درخواست نمٹا دی جائے گی۔ ورنہ فریقین کے دلائل ہوں گے۔

○ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ قوم پریشان نہ ہو بھارت کا ہر شہر ہمارے نشانے پر ہے۔ بھارت کا ہر شہر کئی بار تباہ کر سکتے ہیں۔ ملک کا دفاع ذمہ دار ہاتھوں میں ہے۔ قوم صبر و ہمت اور قربانی سے جذبہ سے کام لے۔ ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کا مکمل انتظام ہے۔ دشمن کو ایسی سزا دیں گے کہ نسلیں یاد رکھیں گی۔ ہم جب چاہیں بھارت کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔

○ اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے امریکی فوج کی مدد سے پاکستان میں جاسوسی کا نیٹ ورک قائم کر لیا ہے۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بتایا ہے کہ پاکستان کے دورے پر آنے والے امریکی جرنیل کٹر یہودی اور موساد کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔

○ پاکستان میں تیار کردہ کثیرالمقاصد ایٹمی پاور ری ایکٹر نے کام شروع کر دیا ہے۔ 50 میگاواٹ کا ری ایکٹر پاکستانی سائنس دانوں نے تیار کیا ہے۔ پلانٹ خوشاب کے قریب قائم کیا گیا بھاری پانی کی عدم فراہمی کے باعث بجلی تیار نہیں ہو رہی ہے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ حکومت مزید ایٹمی ری ایکٹر تیار کرنے کی اجازت دے تو انہیں برآمد کر کے بھاری زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔

○ شکرگڑھ میں نامعلوم دہشت گردوں نے انسپکٹر پولیس کے ڈرائیور کو قتل کر کے زیر تعمیر گرلز ہاسٹل میں پناہ لے کر اسے اپنے قبضے میں کر لیا اور مزدوروں اور کاریگروں کو یرغمال بنالیا۔ سٹاف اور طالبات محصور ہو کر رہ گئے۔

○ سرے محل سکینڈل کی تحقیقات کرنے والی ٹیم لندن میں آصف زرداری، بے نظیر بھٹو اور ناہید خان کی تصاویر دکھا کر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہی۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ خوشحالی لانے کے لئے حکومتی اقدامات کے مثبت نتائج برآمد ہونے لگے ہیں۔ عوام ہمارے ہاتھ مضبوط کریں۔ انہوں نے کہا کہ خدا نے صدر لغاری کو فراست دی اور انہوں نے کرپٹ حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عوامی مشکلات سے آگاہ ہیں۔

○ ایوان صدر، وزیراعظم ہاؤس اور سپریم کورٹ واپڈا کے نادہندگان نکلے ہیں۔ آئی ایس آئی ڈائریکٹوریٹ نے واپڈ کے 22 لاکھ ایف آئی اے ہیڈکوارٹر نے 6 لاکھ اور نیشنل ڈیفنس کالج نے 15 لاکھ روپے ادا نہیں کئے۔ ملک بھر میں 20 ہزار صارفین نے واپڈا کے ایک لاکھ روپے سے زائد کے بل ادا نہیں کئے۔ ایوان صدر کے ذمے 18 لاکھ وزیراعظم ہاؤس کے ذمے 19 لاکھ سپریم کورٹ کے ذمے 17 لاکھ اور پارلیمنٹ ہاؤس کے ذمے 4 لاکھ کا بقایا ہے۔

○ سرحد میں مسلم لیگ حکومت کے لئے جوڑ توڑ جاری ہے۔ ڈرامائی تبدیلی کا امکان ہے۔ مسلم لیگ کو 37 ارکان کی حمایت حاصل ہے۔ حکومت بنانے کے لئے مزید 5۔ ارکان کی حمایت حاصل ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تحریک چلانے کے حالات تیزی سے بن رہے ہیں۔ فوج اور عوام بھارتی میزائیلوں کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ انہوں نے مرتضیٰ قتل کیس کی رپورٹ شائع کرنے کا مطالبہ کیا۔

○ پاکستان اور بھارت 750 سویلین افراد کو اسی ہفتے رہا کر دیں گے۔ رہائی کا فیصلہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی ملاقات میں کیا گیا ہے۔

○ ڈاکو پولیس کی موجودگی میں 4 لاکھ روپیہ لوٹنے اور میڈیکل سٹور کے مالک کو ہلاک کرنے کے بعد فرار ہو گئے۔ لاہور کے ایس پی سٹی سرکل کے دفتر اور لوہاری گیٹ تھانے کے عین سامنے یہ واردات ہوئی۔ تھانہ لوہاری گیٹ کے درجن بھر باوردی اہلکار واردات ہوتی دیکھتے رہے۔ تاجروں نے احتجاجاً ہڑتال کر دی ہے۔ میڈیسن مارکیٹ دوسرے روز بھی بند رہے گی۔ ایس ایس پی جائے وقوعہ پر پہنچے تو مشتعل دکانداروں نے انہیں گھیر لیا۔

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81
7223204 7353105

● ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
● نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور ● ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

ہم خدمت خلق کرتے ہیں
ڈاکٹرز اور فری ڈسپنسری والوں کیلئے ہمارے نرخ مندرجہ ذیل ہیں
جرمن پوٹینسی 30 Rs 40/- | 200 Rs 48/- | 1m Rs 67/- | Q Rs 75/- | Bio No 1 to 28 Rs 35/-
مسعود پونڈ (A)Q 165/- | سینز پریا Rs 40/- | 30X Rs 37/- ، 12X Rs 36/- | Bio Salt 6X Rs 35/- | Salt 6X ½ کلو 133/-
سٹور جمعہ کو 2 بجے تک کھلا رہے گا
ہومیوپیتھک سٹورز کیلئے مزید رعایت
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار ● خدمت ● دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
● مکانات ● پلاٹ ● دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اے کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون : 212508

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حب اطہرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون : 659